عقیدۂ آخرت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

عقیدۂ آخرت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

عقیدۂ آخرت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمٰنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

عقیدۂ آخرت سے مراد

برادرانِ اسلام! عقیدۂ آخرت سے مراد: مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانے، نیک اور بَداعمال کا حساب، اور جنّت یادوزخ کی صورت میں ملنے والی اچھی یا بُری جَزا پر پختہ یقین وایمان ہے[۱]۔ یہ عقیدہ اسلام کے بنیادی عقائد کا حصہ اور رُکنِ ایمان ہے[۲]۔

---

(۱) دیکھیے: "بہارِ شریعت" مَعاد وحشر کا بیان، حصّہ اوّل، ۱/ ۱۵۱، مُلخّصاً۔

(۲) "فتاوی رضویہ" کتاب الرّد والمناظرۃ، رسالہ "سلّ السُّيوف الهنديّة على كُفريات بَابَا النّجدية" ۲۰/ ۷۸، ملخصًا۔

آخرت برحق ہے

بحیثیت مسلمان آخرت پر ایمان ویقین رکھنا، تقاضۂ ایمان اور حکمِ الٰہی کے عین مُطابق ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ﴾[1] "آخرت پر یقین رکھیں"۔

آخرت پر ایمان رکھنا ضروری اور ایک اچھے مسلمان کی نشانی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ﴾[2] "ہاں اصل نیکی یہ کہ اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لائے!"۔

صدر الاَفاضل سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "ایمان کی تفصیل یہ ہے کہ **ایک** تو اللہ تعالی پر ایمان لائے، کہ وہ حی وقیُّوم، علیم، حکیم، سمیع، بصیر، غنی، قدیر، اَزَلی، اَبَدی، واحد، لاشریک لَہٗ ہے۔ **دوسرے** قیامت پر ایمان لائے کہ وہ حق ہے، اس میں بندوں کا حِساب ہوگا، اَعمال کی جَزادی جائے گی، مقبولانِ حق شفاعت کریں گے، سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سعادت مندوں کو حوضِ کوثر پر سیراب فرمائیں گے، پُلِ صراط پر گزر ہوگا، اور اس روز کے تمام اَحوال جو قرآن میں آئے، یا سیّدِ انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام نے بیان فرمائے، سب حق ہیں۔ **تیسرے** فرشتوں پر ایمان لائے، کہ وہ اللہ عزوجل کی مخلوق اور فرمانبردار بندے ہیں۔ **چوتھے** کتبِ الٰہیہ پر ایمان لانا، کہ جو کتاب اللہ تعالی نے نازل فرمائی حق ہے۔ اور **پانچویں**

---

(۱) پ۱، البقرة: ٤.

(۲) پ۲، البقرة: ۱۷۷.

بات یہ کہ تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پر ایمان لانا، کہ وہ سب اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے بھیجے ہوئے ہیں"[1]۔

یومِ آخرت پر ایمان

عزیزانِ محترم! یومِ آخرت پر پختہ ایمان ویقین رکھنے والا، حقوق العباد کی ادائیگی میں بھی بھرپور کوشش کرتا ہے، نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس بارے میں خصوصی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِالله وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِالله وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِالله وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْراً أَوْ لِيَصْمُتْ»[2] "جو اللہ تعالی اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی تکریم کرے، جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنے قریبی رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے، اور جو اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے!"۔

یومِ آخرت پر ایمان لانے والوں کا مقام

حضراتِ گرامی قدر! جو شخص یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اللہ تعالی اُسے تقویٰ وپرہیزگاری جیسی مؤمنانہ صِفات سے متّصف فرماتا ہے، اُسے اَعمالِ صالحہ کی توفیق بخشتا اور شہرت، دِکھلاوا اور رِیاکاری جیسی مذموم صِفات سے بچاتا ہے، ایسے لوگوں کا بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں کیا مقام ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ اللہ ربّ

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۲، البقرۃ، زیرِ آیت: ۱۷۷، صـ۵۷، ۵۸، ملتقطاً۔

(۲) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، ر: ٦١٣٨، صـ١٠٦٩.

العالمین نے قرآنِ پاک میں اُن کا خصوصی ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿ اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّکٰوةَ وَ لَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِكَ اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُهۡتَدِیۡنَ ﴾[1] "اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں، جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں، اور زکات دیتے ہیں، اور اللہ کے سِوا کسی سے نہیں ڈرتے، تو عنقریب یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں گے!"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿ وَالَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ یُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ وَهُمۡ عَلٰی صَلَاتِهِمۡ یُحَافِظُوۡنَ ﴾[2] "وہ جو آخرت پر ایمان لاتے ہیں، اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں، اور اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں" یعنی جو لوگ قیامت وآخرت اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا یقین رکھتے ہیں، اور اپنے انجام سے غافل وبے خبر نہیں، ان کا یہ عقیدہ وایمان قرآنِ کریم کی تعلیمات واَحکام کے عین مُطابق ہے۔

بعث وقیامت سے متعلق اسلامی نظریہ

عزیزانِ مَن! بروزِ قیامت ہم سب کا دوبارہ اٹھایا جانا بر حق ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ ثُمَّ اِنَّكُمۡ بَعۡدَ ذٰلِكَ لَمَیِّتُوۡنَ ۞ ثُمَّ اِنَّكُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ تُبۡعَثُوۡنَ ﴾[3] "پھر تم اس کے بعد ضرور مرنے والے ہو، پھر تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے" یعنی ہر شخص کی زندگی پوری ہونے پر اسے موت ضرور آئے گی، اور قیامت کے دن اپنی قبر سے میدانِ محشر کی طرف، ثواب وعذاب کے لیے اسے دوبارہ اُٹھایا جائے گا۔

---

(۱) پ۱۰، التوبة: ۱۸.

(۲) پ۷، الأنعام: ۹۲.

(۳) پ۱۸، المؤمنون: ۱۵، ۱٦.

جو لوگ یومِ آخرت اور دوبارہ زندگی ملنے کا انکار کرتے ہیں، ایسوں کے بارے میں ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾[1] "تم فرماؤ! اللہ تمہیں زندگی بخشتا ہے، پھر تم کو مارے گا، پھر تم سب کو (دوبارہ زندہ کر کے) قیامت کے دن اکٹھا کرے گا جس میں کوئی شک نہیں، لیکن بہت لوگ (اس بات کو) نہیں جانتے" کہ اللہ تعالی مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے، اور ان کا نہ جاننا دلائل کی طرف مُلتفت (متوجہ) نہ ہونے، اور غَور نہ کرنے کے باعث ہے[2]۔

موت کے بعد دوبارہ زندگی پر دلائل

حضراتِ ذی وقار! کفّار ومشرکین کا کہنا یہ ہے کہ انسان مرنے کے بعد مَنوں مٹی تلے دَفن کر دیا جاتا ہے، اس کا بدن گل سڑ کر کیڑے مکوڑوں کی خوراک بن جاتا ہے، سوائے چند ہڈیوں کے کچھ باقی نہیں رہتا، پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اسی انسان کو پہلے کی طرح جسم اور گوشت پوست دے کر، ہوبہو دوبارہ زندہ کر دیا جائے؟! خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے انہیں جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ﴾[3] "جیسے پہلی بار اُسے بنایا تھا، ویسے ہی دوبارہ کر دیں گے، یہ ہمارے ذِمّہ وعدہ ہے، ہم اسے ضرور انجام دیں گے!"۔ یعنی ہم نے جیسے پہلے عَدم سے بنایا تھا، ویسے ہی پھر مَعدوم کرنے کے بعد پیدا کر دیں گے، یا

---

(١) پ٢٥، الجاثية: ٢٦.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" پ٢٥، الجاثیۃ، زیرِ آیت: ٢٦، صـ٩٢١۔

(٣) پ١٧، الأنبياء: ١٠٤.

یہ معنی ہیں کہ جیسا ماں کے پیٹ سے برہنہ غیر مختون (بغیر ختنہ کے) پیدا کیا تھا، ایسا ہی مرنے کے بعد اٹھائیں گے"[1]۔

کفّار ہزاروں سال سے موت کے بعد دوبارہ زندگی ملنے کا انکار کرتے چلے آرہے ہیں، حضور نبئ کریم ﷺ کے زمانے میں اُبَی بن خَلف اور ولید بن مُغیرہ جیسے کافر بھی اس اَمر کے مُنکر ہوئے، تب اللہ ربّ العالمین عزّوجلّ نے اُن لوگوں کے بارے میں یہ آیتِ مبارکہ نازِل فرمائی: ﴿وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ۝ اَوَ لَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا﴾[2] "آدمی (حیرت سے) کہتا ہے کہ کیا جب میں مرجاؤں گا تو ضرور عنقریب زندہ کر کے نکالا جاؤں گا؟ اور کیا آدمی کو یاد نہیں کہ ہم نے اس سے پہلے اُسے بنایا اور وہ کچھ نہ تھا!"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى﴾[3] "ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا، اور (موت کے بعد دفن کے وقت) اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے، اور (روزِ قیامت) اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے"۔

نیست سے ہَست

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! آج ان کافروں اور عقیدۂ آخرت کے منکِروں کو اس بات پر حیرت ہورہی ہے، کہ خالقِ کائنات عزّوجلّ مَرے ہوئے انسانوں کو دوبارہ زندہ

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۱۷، الانبیاء، زیرِ آیت: ۱۰۴، ص۶۱۶۔

(۲) پ۱٦، مریم: ٦٦، ٦٧.

(۳) پ۱٦، طه: ٥٥.

کیسے کر سکتا ہے؟ تو وہ اس اَمر پر غَور وفکر کیوں نہیں کرتے، کہ جب انسان کا سِرے سے وُجود ہی نہیں تھا، اگر وہ انہیں اس وقت وُجود وحیات دینے پر قادِر تھا، تو اب دوبارہ زندہ کرنا اور نیا وُجود عطا کرنا، اذس خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے لیے کیسے مُشکِل وناممکِن ہو سکتا ہے؟! ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ﴾[1] "کیا آدمی (کافر) یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے؟ کیوں نہیں! ہم قادِر ہیں کہ اس کے پور ٹھیک ٹھیک بنا دیں"۔ یعنی اس کی انگلیاں جیسی تھیں، بغیر فرق کے ویسی ہی کر دیں، اور اُن کی ہڈیاں اُن کے موقع پر پہنچا دیں، جب چھوٹی چھوٹی ہڈیاں اس طرح ترتیب دے دی جائیں، تو بڑی (ہڈیوں) کا کیا کہنا!"[2] وہ تو اس سے بھی آسان کام ہے!۔

اچھے برے عمل کا حساب

حضراتِ گرامی قدر! دنیا میں ہمیں بطور آزمائش بھیجا گیا ہے، موت کے بعد روزِ حشر ہم سے جواب طلبی ہوگی، اور ہر اچھے بُرے عمل کا حساب دینا ہوگا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴾[3] "کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ آزاد چھوڑ دیا جائے گا؟"۔ کہ نہ اس پر اَمر ونَہی (نیکی کرنے اور برائی سے رُکنے) کے اَحکام ہوں، نہ وہ مرنے کے بعد اٹھایا جائے، نہ اس سے اعمال کا حساب لیا جائے، نہ اُسے آخرت میں سزا دی جائے، ایسا (ہرگز) نہیں!"[4]۔

---

(١) پ٢٩، القيامة: ٣، ٤.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" پ٢٩، القیامۃ، زیرِ آیت: ٤، صـ١٠٦٩۔

(٣) پ٢٩، القيامة: ٣٦.

(٤) "تفسیر خزائن العرفان" پ٢٩، القیامۃ، زیرِ آیت: ٣٦، صـ١٠٧١۔

انصاف کا ترازو

میرے محترم بھائیو! ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ قیامت کے روز ہونے والے حساب کے لیے تیار، اور اپنی آخرت کی بہتری کے لیے کوشاں رہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ﴾[1] "قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازو قائم کریں گے، تو کسی جان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا، اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی کوئی عمل ہو، تو اسے بھی ہم لے آئیں گے، اور ہم ہی حساب لینے کے لیے کافی ہیں!"۔

میدانِ حشر کا اجتماع

جانِ برادر! قیامت کے بعد تمام انسانوں اور جِنّات کو دوبارہ زندہ کر کے میدانِ حشر میں جمع کیا جائے گا، حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیبّہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، نبئ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد ہے: «يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً»[2] "قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے بدن، بے ختنہ جمع کیا جائے گا"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: «يُجْمَعُ النَّاسُ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ، يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ، وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ، مَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ»[3] "اگلے پچھلے سارے

---

(١) پ١٧، الأنبياء: ٤٧.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب الجنّة وصفة ...إلخ، ر: ٧١٩٨، صـ١٢٣٩.

(٣) "صحيح البخاري" كتاب التفسير، ر: ٤٧١٢، صـ٨١٥.

لوگوں کو ایک جگہ (میدانِ حشر میں) جمع کیا جائے گا، وہ پکارنے والے کی آواز سنیں گے، اور لوگوں کو دیکھیں گے، سورج کے قریب آجانے کے سبب لوگ غم وکَرب میں مبتلا ہوں گے، جس کی انہیں طاقت نہیں ہوگی، اور نہ وہ اسے برداشت کرسکیں گے!"۔

یومِ آخرت میں جزا وسزا کا تصوُّر

عزیز دوستو! یومِ آخرت میں حساب برحق ہے، اس بارے میں اللہ ربّ العالمین ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ اُخْرٰی فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ وَ جِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَ وُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا یَفْعَلُوْنَ﴾[1] "جب صُور پھونکا جائے گا، تو جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں سب بے ہوش ہوجائیں گے، مگر وہ جسے اللہ چاہے، پھر دوبارہ صُور پھونکا جائے گا، تب سب لوگ دیکھتے ہوئے کھڑے ہوجائیں گے، اور زمین اپنے رب کے نُور سے جگمگا اٹھے گی، اور کتاب رکھی جائے گی، انبیاء اور گواہ لائے جائیں گے، لوگوں میں سچا فیصلہ فرمادیا جائے گا، ان پر ظلم نہ ہوگا، ہر ایک کو اس کے عمل کا بھرپور صلہ دیا جائے گا، اور اسے خوب معلوم ہے جو وہ کرتے تھے!"۔

خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ کا ارشادِ پاک ہے: ﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ﴾[2] "کیا تم اس خیال میں ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار پیدا کیا ہے؟ اور تمہیں ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آنا!"۔

---

(۱) پ ۲٤، الزمر: ٦٨-۷۰.

(۲) پ۱۸، المؤمنون: ۱۱۵.

یومِ حساب کے منکِر کا حکم

حضراتِ گرامی قدر! تمام اِنسانوں اور جِنّات چاہے وہ مسلمان ہوں یا کافر، سب سے حساب لیا جائے گا، سوائے اُن کے جنہیں بلا حساب جنّت میں داخلے کی بِشارت دی گئی۔ حساب کا منکِر کافر اور دائرۂ اِسلام سے خارج ہے[1]۔

بعض لوگ حساب وکتاب اور حشر ونشر کو تو مانتے ہیں، لیکن اس کی تشریح کرتے وقت اس کے دیگر معنی مراد لیتے ہیں، ایسا کرنا بالاِجماع کفر، اور اس کا قائل کافر ہے۔ امامِ اہلِ سُنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالی علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "قیامت وبعث، حشر ونشر، حساب وکتاب، ثواب وعذاب اور جنّت ودوزخ کے وہی معنی ہیں، جو مسلمانوں میں مشہور ہیں، اور جن پر صدرِ اسلام سے اب تک چودہ سو سال کے کافّۂ مسلمین ومؤمنین، دوسرے ضروریاتِ دِین کی طرح ایمان رکھتے چلے آرہے ہیں، اور مسلمانوں میں مشہور ہیں۔ جو شخص ان چیزوں کو تو حق کہے، اور ان لفظوں کا تو اِقرار کرے، مگر ان کے نئے معنی گھڑے، مثلاً یوں کہے کہ "جنّت ودوزخ و حشر ونشر وثواب وعذاب سے ایسے معنی مراد ہیں، جو اِن کے ظاہر الفاظ سے سمجھ میں نہیں آتے، یعنی ثواب کے معنی اپنے حسَنات (نیک اعمال) کو دیکھ کر خوش ہونا، اور عذاب اپنے بُرے اعمال کو دیکھ کر غمگین ہونا ہیں، یا یہ کہ وہ رُوحانی لذّتیں اور باطنی معنی ہیں" وہ کافر ہے؛ کیونکہ اِن اُمور پر قرآنِ پاک اور حدیث شریف میں کھلے ہوئے رَوشن اِرشادات موجود ہیں"[2]۔

---

(۱) "بہارِ شریعت" "مَعاد و حشر کا بیان، حصّہ اوّل، ۱/۱۴۱۔

(۲) "فتاوی رضویہ" "کتاب العقائد والکلام، رسالہ "اعتقاد الاَحباب" ۱۸/۲۵۷۔

ستّر ہزار اَفراد کو بغیر حساب وکتاب جنّت میں داخلے کی بِشارت

حضراتِ محترم! جس وقت ساری اُمّتیں اپنے اپنے حساب اور گناہوں کے باعث، غم اور پریشانی میں مبتلا ہوں گی، لوگ اپنے ہی پسینے میں غَوطے کھارہے ہوں گے، ایسے میں سرورِ کونین ﷺ کی امّت میں سے ستّر ہزار خوش بختوں کو، بلاحساب جنّت میں داخل کیا جائے گا، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت ﷺ نے فرمایا: «يَدْخُلُ الجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هِيَ سَبْعُونَ أَلْفاً، تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ القَمَرِ»(۱) "میری اُمت کے ستّر ہزار اَفراد (بغیر حساب کے) جنّت میں داخل ہوں گے، جن کے چہرے چودہویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے"۔

رسولِ اکرم ﷺ کا اپنی امّت کے ستّر ہزار اَفراد کو، بلاحساب جنّت میں داخلے کی بِشارت دینا، اور اللہ تعالی کا انہیں بخشش ومغفرت کے پروانے عطا کرنا بھی، اس اَمر پر واضح دلیل ہے کہ دیگر لوگوں سے ان کے اچھے بُرے اعمال کا حساب لیا جائے گا، اُن سے جواب طلبی کی جائے گی؛ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو بلاحساب بخشنے، اور جنّت میں داخلے کی بِشارت کا کوئی معنی نہیں تھا!۔

آخرت سے متعلق غفلت برتنے والوں کو تنبیہ

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! ایک مسلمان ہونے کے ناطے، کبھی اپنی آخرت کو فراموش مت کیجیے، اس کی تیاری کے لیے ہمیشہ کوشاں رہیے، شراب نوشی، بد کاری، سُود خوری، جُوا، ناپ تول میں کمی، اشیاء میں ملاوَٹ، اور فحاشی

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب اللباس، ر: ۵۸۱۱، صـ۱۰۲۵.

وبے حیائی جیسے تمام صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے بچتے رہیے، اپنی آخرت پر کبھی دُنیاوی مال ومتاع کو ترجیح مت دیجیے؛ کہ دنیا کی یہ زندگی فانی ہے، اس کا مال ومتاع حقیر ومعمولی اور وقتی ہے، سب کچھ یہیں رہ جائے گا، جبکہ آخرت کی تمام نعمتیں اَن گنت اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہیں، لہٰذا ہمیشہ اچھے اور نیک اعمال میں لگے رہیے!۔ ؏

سلسلہ آہ گناہوں کا بڑھا جاتا ہے
نت نیا جرم ہر اک آن ہوا جاتا ہے!

نفس وشیطان کی ہر آن اِطاعت پر دل
آہ! مائل مِرے اللہ ہوا جاتا ہے!

امتحاں کے کہاں قابل ہوں میں پیارے اللہ
بے سبب بخشش دے مَولا تِرا کیا جاتا ہے!

میرے آقا سرِ محشر مِرا پردہ رکھنا
راز عیبوں کا مِرے فاش ہو جاتا ہے![۱]

عقیدۂ آخرت اور روزِ جزا پر پختہ یقین رکھیں، کفّار، مشرکین اور مُلحدین (Atheists) کی باتوں میں نہ آئیں، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا(Electronic (and Print Media اور سوشل میڈیا (Social Media) کے ذریعے ان کے اِسلام مخالف پروپیگنڈہ پر توجُّہ نہ دیں، عقیدۂ آخرت سے متعلق ان کے پیدا کیے

---

(۱) "وسائلِ بخشش" "سلسلہ آہ! گناہوں کا بڑھا جاتا ہے"، ص۴۳۲۔

ہوئے شکوک وشُبہات کو قابلِ اِعتناء نہ سمجھیں، اور اپنی آخرت سنوارنے کی بھرپور تیاری میں لگے رہیے، کسی بھی قسم کی کوتاہی اور تساہُل نہ برتیں، اپنی آخرت میں غفلت برتنے والوں اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے، اللہ ربّ العالمین نے ارشاد فرمایا: ﴿ اَرَضِیۡتُمۡ بِالۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا مِنَ الۡاٰخِرَۃِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا فِی الۡاٰخِرَۃِ اِلَّا قَلِیۡلٌ ﴾[1] "کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کرلی، اور دنیا کی زندگی کا سامان آخرت کے سامنے نہیں مگر تھوڑا!"۔

حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ!»[2] "یقیناً بہترین زندگی تو آخرت کی زندگی ہے!"۔

دعا

اے اللہ! ہمیں عقیدۂ آخرت پر پختہ یقین رکھنے کی توفیق عطا فرما، بعث وحشر، حساب وکتاب، جنّت ودوزخ اور ثواب وعذاب کے حقیقی اور معروف معنی پر قائم رہنے کی توفیق مرحمت فرما، ہمیں کفّار ومشرکین اور بے دینوں کی سازشوں اور پروپیگنڈوں کا شکار ہونے سے بچا، اپنی آخرت کی بہتری کے لیے کوشش کرنے کا جذبہ عنایت فرما، نیک اعمال بجالانے کی توفیق وجذبہ عطا فرما، اور بُری صحبت اور گناہوں سے محفوظ فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق

---

(١) پ١٠، التوبة: ٣٨.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب الجهاد، ر: ٢٨٣٤، صـ٤٦٩.

اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفادے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.